شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم کی تصانیف

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
خزائن السنن (تقریر ترمذی)	-/١٦٠	احسان الباری (تقریر مقدمہ بخاری)	-/٢٥
احسن الکلام (مسئلہ فاتحہ خلف الامام)	-/١٣٥	راہِ ہدایت (مسئلہ کرامات و معجزات)	-/٢٥
ازالۃ الریب (مسئلہ علم غیب)	-/١٢٥	تنقیدِ متین بر تفسیر نعیم الدین	-/٣٠
تسکین الصدور (مسئلہ حیات النبی ﷺ)	-/٩٠	حلیۃ المسلمین (ڈاڑھی کا مسئلہ)	-/٩
الکلام المفید (مسئلہ تقلید)	-/٨٠	تفریح الخواطر	
راہِ سنت (ردّ بدعات)	-/٦٦	اتمام البرہان ردّ توضیح البیان (چار حصے مکمل)	
مقام ابی حنیفہ	-/٦٠	عمدۃ الاثاث (مسئلہ طلاق ثلاثہ)	
سماع الموتیٰ	-/٤٥	شوقِ حدیث	
طائفہ منصورہ (نجات پانے والے فرقہ کی نشانیاں)	-/٤٥	انکارِ حدیث کے نتائج	
آنکھوں کی ٹھنڈک (مسئلہ حاضر و ناظر)	-/٤٥	ینابیع ترجمہ رسالہ تراویح	
عباراتِ اکابر	-/٣٠	مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ	
ارشاد الشیعہ (شیعہ کے نظریات اور انکا ردّ)	-/٣٠	چالیس دعائیں	
صرف ایک اسلام بجواب دو اسلام	-/٣٥	اخفاء الذکر	
گلدستہ توحید	-/٣٠	بابِ جنت بجواب راہِ جنت	
دل کا سرور (مسئلہ مختارِ کل)	-/٣٠	الشہاب المبین	
درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ	-/١٠	الکلام الحاوی (مسئلہ آمین بالجہر کی تحقیق اور ایک سائل کے خط کا جواب)	
آئینہ محمدی ﷺ (مختصر سیرت)	-/٦	شوقِ جہاد	
تبلیغ اسلام (تبلیغ کی اہمیت)	-/١٨	ملا علی قاری اور مسئلہ علم غیب	
چراغ کی روشنی (مسئلہ معراج النبی ﷺ)	-/١٢	اظہار العیب	
مسئلہ قربانی (قربانی کا وجوب اور ایام قربانی)	-/١٢	المسلک المنصور	
عیسائیت کا پس منظر	-/١٨	چہل مسئلہ حضرات بریلویہ از مولانا کریم بخش صاحب	
مقالہ ختم نبوت	-/١٠		
بانی دارالعلوم دیوبند	-/٩		

ناشر: مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

مولانا ہزاروی دینی حمیت کا پیکر

برادر محترم مولانا سید منظور احمد شاہ آسی آف مانسہرہ کا ایک عرصہ سے تقاضہ ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ تعالی کے حالات زندگی کے بارے میں جو کتاب وہ لکھ رہے ہیں اس میں اپنے تاثرات کا کچھ حصہ میں بھی شامل کروں۔ اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے ہوئے خود مجھے بھی اس کی خواہش رہی ہے لیکن ہر کام کا ایک وقت اللہ رب العزت کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ اس لیے کسی ظاہری وجہ کے بغیر مسلسل تاخیر ہوتی رہی ہے۔ آج ۳ مئی ۹۳ء کو نماز فجر کے بعد اچانک اس وعدہ کی تکمیل کا خیال ذہن میں آیا ہے اور قلم کاغذ لے کر بیٹھ گیا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت کچھ بامقصد باتیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین یا رب العالمین)

حضرت مولانا ہزاروی قدس اللہ سرہ العزیز سے میرا تعلق مختلف نسبتوں اور حوالوں سے ہے اور میں خود کو ان خوش قسمت افراد میں سمجھتا ہوں جنہیں حضرت مرحوم سے مسلسل استفادہ کا موقع ملا۔ زندگی کے کسی مرحلہ میں موقف اور پالیسی کے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہو جانا ایک الگ امر ہے، جو انسانی فطرت کا لازمی حصہ ہے، لیکن آج بھی اپنے دل کو ٹٹولتا ہوں تو بحمد اللہ تعالی زندگی کے کسی لمحہ میں کوئی ایسا واضح جھول محسوس نہیں کرتا جو حضرت مولانا ہزاروی رحمہ اللہ تعالی کے ساتھ عقیدت و محبت اور ان کی دیانت و للہیت پر اعتماد کے حوالہ سے خدانخواستہ پیدا ہو گیا ہو۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مولانا ہزاروی رحمہ اللہ تعالی کے ساتھ ہمارا تعلق علاقائی بھی ہے کہ ہمارا آبائی گاؤں کڑمنگ، جہاں ہمارے دادا محترم جناب نور احمد خان مرحوم رہائش پذیر تھے اور جہاں میرے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی ولادت ہوئی، .بفہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔ اور اپنے خاندان کے بزرگوں سے متعدد بار سنا ہے کہ دادا مرحوم کڑمنگ سے اوپر پہاڑ کی چوٹی پر اپنی قیام گاہ "چیڑاں ڈھکی" سے سودا سلف لینے کے لیے پیدل .بفہ جایا کرتے تھے۔ .بفہ مولانا ہزاروی کا آبائی شہر ہے اور آخری آرام گاہ بھی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا ہزاروی ہمارے خاندانی محسن بھی ہیں کہ دادا محترم جناب نور احمد خان مرحوم کی وفات کے بعد والد محترم مولانا سرفراز خان صفدر اور عم مکرم مولانا صوفی عبدالحمید سواتی ابھی نوعمر تھے اور اہل خاندان کی روایتی بے اعتنائی کا شکار تھے تو انہیں زمانہ کے ظلم و ستم سے پہلی پناہ حضرت مولانا ہزاروی کے .فہ میں قائم کردہ دینی مدرسہ میں ملی جو پناہ گاہ بھی تھی اور دونوں بھائیوں کے روشن اور تابناک مستقبل کا نقطہ آغاز بھی۔ چنانچہ دونوں بھائیوں نے حضرت مولانا ہزاروی کے زیر سایہ اس دینی مدرسہ میں تعلیم کا آغاز کیا جس کے ثمرات و فیوض سے آج ایک دنیا فیض یاب ہو رہی ہے۔ آج جب ان دونوں بھائیوں کے علمی و دینی فیضان کا سلسلہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلا ہوا دیکھتا ہوں تو چشم تصور ماضی کے ان مناظر میں کھو جاتی ہے۔ اور جہاں اس فیضان کے سبب اول کے طور پر حضرت مولانا ہزاروی قدس اللہ سرہ العزیز کا بابرکت چہرہ سامنے آتا ہے وہاں خاندان اور علاقہ کے ان بزرگوں کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے جن کے منفی طرز عمل اور روایتی سلوک نے دونوں بھائیوں کو مولانا ہزاروی کے پاس پہنچا دیا اور ان کا یہ رویہ بھی اس عمومی فیضان کا تکوینی طور پر سبب ہی ثابت ہوا۔ بہرحال حضرت مرحوم میرے والد محترم مدظلہ اور عم مکرم مدظلہ کے محسن اول اور استاد بھی ہیں۔

مولانا ہزاروی کے ساتھ میرے تعلق کا تیسرا اور عملی پہلو یہ ہے کہ سیاسی فکر اور دینی جدوجہد میں وہ میرے مربی اور استاد ہیں اور مجھے اپنی زندگی میں اس حوالہ سے جن بزرگوں سے استفادہ کا موقع ملا ہے ان میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ حضرت مولانا ہزاروی کا اسم گرامی آتا ہے بالخصوص اپنے موقف پر سختی کے ساتھ قائم رہنے اور تکلفات سے گریز کا سبق مجھے مولانا ہزاروی سے ہی ملا ہے۔ البتہ موقف کے اظہار میں سختی اور شدت کے باب میں ان کی پیروی نہ کر سکا کہ والد محترم مدظلہ شروع سے اس بات کی تلقین کرتے چلے آرہے ہیں کہ اپنے موقف اور نظریہ پر پوری دل جمعی کے ساتھ قائم رہتے ہوئے اس کے اظہار میں ہمیشہ نرمی سے کام لیا جائے اور الفاظ کے چناؤ اور انداز بیان میں ملائمت کا پہلو غالب رکھا جائے۔ سچی بات یہ ہے کہ عملی زندگی میں اس کے مثبت ثمرات کا متعدد بار تجربہ کر چکا ہوں۔

مولانا ہزاروی ایک سادہ منش اور وضعدار بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی کے لیے جس وضع کو جوانی میں اختیار کیا' آخر وقت تک اسے نبھایا اور اس شان سے نبھایا کہ اس باب میں کوئی دوسرا ان کی پیروی نہ کر سکا۔ ان کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ مغربی پاکستان کی اسمبلی کی رکنیت کے دور میں بھی ان کا قیام دہلی دروازہ لاہور سے باہر جمعیت علماء اسلام کے دفتر میں ہوتا تھا' جو بعد میں رنگ محل میں کرایہ کی ایک نئی بلڈنگ میں منتقل ہو گیا۔ وہ اکثر اوقات اپنے کپڑے خود دھویا کرتے تھے' انتہائی سادہ خوراک سے ان کی گذر اوقات ہوتی تھی' رنگ محل سے ریلوے سٹیشن تک اکثر پیدل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جایا کرتے تھے' ان کے ہاں لیڈرانہ رکھ رکھاؤ اور پروٹوکول کا کوئی تصور نہ تھا' جماعتی دوستوں اور کارکنوں کے ہاں کسی قسم کی ترجیحات کے بغیر بے تکلف چلے جایا کرتے تھے اور ان کی یہی ادا ان کے ساتھ اور ان کے حوالہ سے جماعت کے ساتھ کارکنوں کی محبت اور جوش وولولہ میں اضافہ کا باعث بن جاتی تھی۔ سیاست میں جماعت سازی سب سے مشکل فن اور انتہائی صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے۔ بڑی بڑی قد آور سیاسی شخصیتیں اس گھاٹی میں اتر کر چوکڑی بھول جاتی ہیں۔ یہ فن مولانا ہزاروی کے پاس تھا۔ اور فن کے ساتھ حوصلہ اور صبر کا ذخیرہ بھی ان کے پاس وافر مقدار میں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک پاکستان میں سرگرم حصہ لینے والی جماعت جمعیت علمائے اسلام کو قیام پاکستان کے آٹھ نو سال بعد جب دوبارہ منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو اس کٹھن کام کے لیے ارباب بصیرت کی نظر مولانا ہزاروی پر پڑی اور انہوں نے اس اعتماد کی لاج رکھتے ہوئے چند سالوں میں شبانہ روز محنت اور بے لوث جدوجہد کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کو ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں میں لا کھڑا کیا۔

۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء اسلام نے متحدہ پاکستان میں ووٹوں کے اعتبار سے تیسری پوزیشن حاصل کی تھی اور جمعیت کو قومی سیاست میں یہ مقام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی بے لوث محنت اور حضرت مولانا مفتی محمود قدس اللہ سرہ العزیز کی سیاسی بصیرت و فراست کی بدولت حاصل ہوا۔ جمعیت کی سیاسی اہمیت اور وجود کی گاڑی انہی دو پہیوں پر منزل کی طرف رواں دواں تھی کہ حوادث زمانہ نے ان دو پہیوں کے درمیان توازن کو قائم نہ رہنے دیا اور جمعیت کی گاڑی پھر ایسی لڑکھڑاہٹ کا شکار ہوئی کہ اس کے بعد بہت سے خوش کن مراحل سے گزرنے کے باوجود ۷۰ء کی پوزیشن پر واپس نہ جا سکی۔

جمعیت علماء اسلام آج بھی مسلسل لڑکھڑاہٹ کا شکار ہے' اسے نہ مولانا ہزاروی کا ایثار و حوصلہ مل رہا ہے اور نہ مولانا مفتی محمود کی بصیرت و فراست حاصل ہو رہی ہے۔ اور ہم جماعتی زندگی کو نئی اقدار سے روشناس کرانے کے شوق میں پرانی اور بابرکت وضعداری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائیں۔ آمین۔

مولانا ہزاروی دینی فتنوں کے تعاقب کا خصوصی ذوق اور ملکہ رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت' علامہ عنایت اللہ خان مشرقی کی علماء دشمنی اور مودودی صاحب کی جدید دینی تعبیرات پر انہوں نے شدت کے ساتھ تنقید کی اور وہ علماء کرام کو مسلسل ان فتنوں کا تعاقب کرنے کے لیے آمادہ کرتے رہے۔ مودودی صاحب تو ان کی بے لاگ تنقید کا آخر وقت تک نشانہ رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ پر تنقید و طعن کو مودودی صاحب نے جس طرح حقوق اور مشن میں شامل کر لیا تھا' مولانا ہزاروی جیسے باحمیت عالم دین کے لیے اسے گوارا کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ چنانچہ لوگوں کی طرف سے زبان کی ترشی اور لہجہ کی تلخی کی

© rasailojaraid.com